مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ کے غائبانہ کرم فرما

دہلی کے ایک اخبار میں ایک مدرسے کا اشتہار دیکھا۔ ایک نہیں خدا کرے ایک ہزار مدرسے ہوں خوشی کی بات ہے۔ لیکن دہلی میں رہتے ہوئے ہم اب تک اُن ناصحان و بہی خواہانِ قوم کے نام و نشان سے بھی نا آشنا ہیں جن کے غور و خوض کے بعد یہ مدرسہ قائم کیا گیا ہے۔ ہماری نظریں ٹٹولتی رہیں کہ ممکن ہے کم از کم مہتمم کا اسم شریف تو کہیں درج ہوگا لیکن ہماری مایوسی کی کوئی انتہا نہ رہی جب ہم نے دیکھا کہ وہ بھی مستور ہیں۔ پھر ہمیں اس وقت اور بھی تعجب ہوا جب ہم نے یہ عبارت دیکھی کہ جن متولیان و علماء مدرسین سے شوریٰ کا ذکر اس اشتہار میں ہے اس میں مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ کا بھی نام ہے حالانکہ ابھی تو جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش ہے لیکن مسکین رحمانیہ پر نظر عنایت شروع کر دی ہے۔ اس نئے مدرسے میں جو مدرس ہیں وہ مہتمم صاحب مدظلہ کی عدم موجودگی میں رحمانیہ میں آئے۔ اِدھر اُدھر پھرے طلبا اور مدرسین سے باتیں کیں اور کہا کہ ہمیں ذہین و فطین طلبا چاہئیں آپ دیجیے وغیرہ۔ بلکہ پھر انھوں نے اپنے صاحبزادے کو دوبارہ بھیجا اور وہ اس مدرسے کے ایک طالب علم کو بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ اپنے باپ کے پاس لے گیا اس پر بہت ہی روغن قاز ملنا چاہا۔ رحمانیہ سے متنفر کرتے رہے اور اپنے ہاں آنے کی رغبتیں دیتے رہے لیکن وہ نہ مانے پھر ایسی حالت میں دنیا کے سامنے اس کے خلاف پیش کرنا کہیں دیانتداری کے خلاف تو نہیں؟ پس ناظرین کرام یاد رکھیں کہ مدرسہ رحمانیہ کو، مدرسے کے مہتمم صاحب مدظلہ کو، یا مدرسے کے مدرسین میں سے کسی کو، اس نئے مدرسے سے کوئی دور کا تعلق بھی نہیں۔ قوم سوچ سمجھ کر قدم اٹھائے۔ واللہ الموفق۔

احمد اللہ مدرس مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی۔ عبد الغفور بقلم خود مدرس مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی۔ محمد عبد اللہ ندوی مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی۔ عبید اللہ مبارکپوری رحمانی مدرس مدرسہ رحمانیہ۔ نذیر احمد املوی رحمانی مدرس مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی۔ محمد شریف اللہ بقلم خود۔ عبید اللہ ٹونکی رحمانی مدرس مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی۔

اسلام کا سلوک غیر مسلموں سے

(از مولوی عبد الوالی صاحب آروی)

برادران ملت آج معاندین اسلام مقدس اسلام پر رکیک حملہ کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ ظلم و ستم جور و جفا سے ہوئی ہے۔ اسلام جنگ و جدال کشت و خون قتل و غارت کی تعلیم دیتا ہے یہ انکا کہنا سراسر افترا اور بہتان ہے۔ کاش کہ معاندین تواریخ کے صفحات کی ورق گردانی کرتے اور عصبیت کی پٹی آنکھوں سے ہٹا کر چشم حق بین سے اسکا مطالعہ کرتے تو انپر یہ

حقیقت روز روشن کی طرح منکشف ہو جاتی کہ اسلام کی تبلیغ واشاعت محض عدل وانصاف رحمت ورافت پر مبنی ہے۔ اسلام ہی وہ دین ہے جو اخوت ومساوات کی تعلیم دیتا ہے اسلام ہی نے اپنے خون کے پیاسوں کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جیسا برتاؤ ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے" ہاں "آج میں اسی کو دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام نے دشمنوں کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرنے کا حکم کیا۔ اور بانی اسلام رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا فرمان ہے اور حضورؐ اپنے دشمنوں کے ساتھ کس طرح پیش آئے میں چاہتا ہوں کہ پہلے قرآن کی تعلیمات کو پیش کروں اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور برتاؤ کو بیان کروں اب خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے شروع کرتا ہوں۔

قرآن کی مقدس تعلیم ۔ کلام اللہ ہم کو یہ حکم کرتا ہے یاایھا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ ترجمہ اے ایمان والو خدا کیواسطے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کیلئے تیار رہو کسی قوم کی دشمنی تم کو ناانصافی کیطرف کھینچکر نہ لیجائے انصاف کرو یہ تقویٰ سے قریب تر ہے یہ ہے اسلام کی مقدس تعلیم جو مسلمانوں کو حکم کرتی ہے کہ دیکھو دشمنوں کے حقوق کی مراعاۃ بھی تم پر فرض ہے دشمنوں کیساتھ بھی عدل وانصاف سے پیش آؤ ایسا نہ ہونے پائے کہ بغض وعناد کی وجہ سے عدل وانصاف کا دامن تمہارے ہاتھ سے چھوٹ جائے۔ دوسری جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین مسلمانو اللہ کے واسطے ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ یہاں سے ہم کو خدا یہ تعلیم دیتا ہے کہ دیکھو اپنے دشمنوں پر ظلم نہ کرنا۔ تیسری جگہ یوں فرماتا ہے۔ فان اعتزلوکم فلم یقاتلوکم والقوا الیکم السلم فما جعل اللہ لکم علیھم سبیلا۔ اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کش ہو جائیں اور جنگ نہ کریں اور تم سے صلح کے خواہاں ہوں تو تم کو خدا نے انپر کوئی راہ نہیں دی ہے۔ اگر دشمن صلح کے طالب ہوں ہتھیار رکھدیں تو تم بھی ان سے جنگ نہ کرو۔ چوتھی جگہ یہ حکم ہوتا ہے ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم۔ جو تمہارے ساتھ برائی سے پیش آئے اسکے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن بھی دوست ہو جائیں گے یہ تھی قرآن کی مقدس تعلیم اگر معاندین ذرا عصبیت کی پٹی آنکھوں سے ہٹا کر چشم حق بین سے دیکھتے تو انپر یہ امر منکشف ہو جاتا کہ اسلام ہی وہ پاک دھرم ہے وہ مقدس دین ہے جو اپنے دشمنوں کے ساتھ سلوک کی اتنی اعلیٰ تعلیم دیتا ہے جس کی نظیر دنیا پیش کرنے سے عاجز ہے۔ اب آئیے میں بتاؤں کہ بانی اسلام رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم کیا اور کس طرح پیش آئے۔

دشمن کی عورتوں اور بچوں کے ساتھ سلوک کرنیکا حکم سلیمان بن بریدہؓ اپنے پدر بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی کو فوج کا سردار بناتے تو اسکو خدا سے ڈراتے اور مسلمانوں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنے کی وصیت کرتے اور فرماتے جاؤ خدا کے راستہ میں اس شخص سے جنگ کرو جو خدا کا انکار کرے دیکھو غنیمت کے مال میں خیانت نہ کرنا۔ عہد شکنی نہ کرنا۔ کسی کو مثلہ نہ کرنا بچوں کو قتل نہ کرنا۔ دوسری روایت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلعم نے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ تیسری روایت رباح بن ربیع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم کے ساتھ کسی جہاد میں تھا نبی صلعم نے لوگوں کو دیکھا کہ کسی چیز پر جمع ہیں حضورؐ نے ایک آدمی کو بھیجا کہ دریافت کراؤ کہ لوگ

کس چیز پر جمع ہیں اسنے آکر عرض کیا کہ وہ ایک عورت کی لاش پر جمع ہیں اور اس لشکر کے سردار حضرت خالد بن ولیدؓ ہیں حضورؐ نے آدمی بھیجا اور کہا کہ جاکے خالد سے کہدو کہ کسی عورت یا مزدور کو قتل نہ کرنا۔

کفار و مشرکین سے ایفائے عہد کا حکم اور نقض عہد کی ممانعت۔ عمرو بن شعیب کی ایک روایت ہے کہ نبی اکرم نے اپنے خطبہ میں فرمایا زمانہ جاہلیت کے عہد کو پورا کرو کیونکہ اسلام ایفائے عہد کی تعلیم دیتا ہے اور اس کو مستحکم کرنے کا حکم کرتا ہے۔ دوسری حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد شکنی کرنیوالے کو منافق کہا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جس میں چار خصلتیں ہوں وہ بڑا زبردست منافق ہے جب بولے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے جب عہد کرے تو اس کو توڑ دے جب جھگڑا ہو تو فحش گوئی کرے جس شخص میں ان میں سے ایک خصلت بھی ہو جب تک وہ اسکو چھوڑ نہ دے منافق کہلائے گا۔

دشمنوں کے قاصد کی مراعاۃ عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ مسیلمہ کذاب کے دو بھیجے ہوئے قاصد ایک ابن اثالہ دوسرا ابن نواحہ دربار نبوی میں حاضر ہوئے نبی صلعم نے فرمایا کہو ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ خدا کا رسول ہے ان دونوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ خدا کا رسول ہے حضورؐ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا اگر میں قاصدوں کو قتل کرنے والا ہوتا تو تم کو میں قتل کر دیتا عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ طریقہ ثابت و جاری ہے کوئی قاصد کو قتل نہ کرے۔

مشرک والدین کے ساتھ سلوک۔ حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ میری والدہ جو مشرکہ تھیں مدینہ آئیں مجھ کو یہ خیال ہوا کہ مشرکہ کے ساتھ کیا سلوک کروں دربار نبوی میں حاضر ہوئی اور حضورؐ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ان کے ساتھ نیکی کرو۔

مشرک کو پناہ دینے کا حکم۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے موقعہ پر حضورؐ کی خدمت میں گئی۔ حضورؐ غسل کر رہے تھے اور آپ کی لخت جگر نور بصر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پردہ کئے ہوئے تھیں میں نے حضورؐ کو سلام کیا آپ نے فرمایا یہ کون عورت ہے میں نے کہا کہ میں ام ہانی ابوطالب کی بیٹی آپنے فرمایا مرحبا اے ام ہانی حضورؐ نے غسل سے فارغ ہو کر چادر لپیٹ کر آٹھ رکعت نماز پڑھی اس کے بعد میں نے کہا کہ میرے بھائی علیؓ کا خیال ہے کہ میں نے جو ابن جبیبہ کو پناہ دی ہے وہ اس کو قتل کر ڈالیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام ہانی جسے تو نے پناہ دی وہ میری پناہ میں ہے۔

رحمۃ للعالمین کا عفو اور دشمنوں کے ساتھ سلوک۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوگئے منہ زخمی ہوگیا۔ بعض صحابہ نے یہ کہا کہ حضورؐ جنھوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے آپ ان کیلئے بددعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا مجھے لعنت کیلئے نہیں بھیجا گیا ہے بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اس کے بعد آپ نے ان کیلئے یہ دعا کی الھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ اے خدا توان کو ہدایت کر کیونکہ وہ (نبی کے مرتبہ کو) نہیں جانتے۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ فتح مکہ کے دن اعدائے اسلام رحمۃ للعالمین کے خون کے پیاسے جن کے ہاتھوں نبی اکرم کو بے انتہا مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑا تھا جبکہ وہ بحیثیت مجرم دربار نبوی میں حاضر کئے گئے اسوقت حضورؐ کو پورا پورا اختیار تھا چاہتے تو ایک ایک کر کے سب کو تہ تیغ کر دیتے ان کی ناپاک ہستیوں سے سطح ارض کو پاک و صاف کر دیتے مگر قربان جائیے اس ہستی پر جس نے باوجود ان تمام علل و اسباب کے ہوتے ہوئے بھی یہ کہدیا کہ لا تثریب علیکم الیوم فاذھبوا انتم الطلقاء) تم پر کوئی ملامت نہیں ہے جاؤ تم سب آزاد ہو کیا کوئی اس عفو کی کوئی نظیر پیش کر سکتا ہے۔

رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوے سے واپس آرہے تھے راستہ میں بارش ہوئی کپڑے بھیگ گئے آپ نے اپنی قمیص سکھانے کیلئے اتار کر درخت پر پھیلا دی اور درخت کے نیچے استراحت فرمانے لگے آپ کی تلوار بھی درخت پر لٹک رہی تھی ایک شخص آتا ہے اور تلوار کھینچتا ہے اور جب آپ جاگ جاتے ہیں تو کہتا ہے کہ بتاؤ اب تم کو کون بچائیگا آپ نے فرمایا اللہ یہ آواز تھی جس نے اس شخص کے قلب میں لرزہ پیدا کردیا اور وہ تھرانے لگا۔ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ حضورؐ نے تلوار اٹھائی اور کہا بتا کہ تجھے کون بچائیگا وہ نہایت عجز وانکسار سے کہنے لگا کہ کوئی نہیں آپ نے تلوار نیام میں رکھ لی اور کہا کہ جاؤ آزاد ہے اس عفو کو اور اس خلق عظیم کو دیکھکر اس شخص نے آستانہ رسالت کے سامنے سر تسلیم خم کردیا اور اسی وقت مشرف باسلام ہوگیا۔

کیا آپ نہیں جانتے کہ انسان کو اپنی اولاد سے کتنی محبت ہوتی ہے اولاد کو ذرا سی تکلیف پہنچنے سے انسان کتنا پریشان ہوجاتا ہے۔ ہبار بن اسود کا واقعہ دیکھئے یہ وہی شخص ہے جس نے آپ کی لخت جگر زینب رضی اللہ عنہا کو جو وقت کہ وہ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرکے جارہی تھیں اس نے اللہ کے رسول کی جگر گوشہ کو نیزہ مارا اور اونٹ سے گرادیا جس کی وجہ سے انھیں سخت صدمہ پہنچا اور حمل ساقط ہوگیا اور اس صدمہ کی وجہ سے انھوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔ فتح مکہ کے زمانہ میں اس شخص کے قتل کا عام حکم ہوگیا تھا جسکو سنکر وہ ایران بھاگ کر جانا چاہتا تھا مگر آستانہ نبوت کی کشش نے کھینچ ہی لیا اور دربار نبوی میں حاضر ہوکر عرض کی کہ حضورؐ میں ایران بھاگ کر جانے والا تھا مگر آپ کے احسانات وحلم وعفو کو یاد کرکے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور اپنے تمام قصوروں کا اعتراف کرتا ہوں اور مشرف باسلام ہونے آیا ہوں اسوقت حضورؐ نے اس کے تمام قصور معاف کردیئے اور اس کو بھی اسی رشتہ میں منسلک کردیا جس میں اور تمام صحابہ تھے یہ ایک نمونہ ہے جس کو میں نے پیش کردیا اگر کوئی شخص اسکو مفصل طور پر دیکھنا چاہتا ہے تو وہ قرآن مجید اور کتب حدیث وسیرو تواریخ کا مطالعہ کرے تو اس کو پتہ چل جائیگا کہ اسلام اور بانی اسلام رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کیساتھ کیا اور کس طرح سلوک کرنے کا حکم فرمایا۔

اب میں اپنی تحریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے رب العلمین ذوالجلال اپنے حبیب پاک رحمۃ للعالمین پر بے شمار رحمتیں نازل فرما ہم کو اور تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلا قومی وملی خدمات کا جذبہ ہمارے قلوب میں پیدا کردے اور ہم سے اپنے دین کی خدمات کما حقہ لے۔

اسوۂ حسنہ

(از مولوی عبد الغفور صاحب عظیم آبادی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ الی آخرہ۔ ناظرین خدا فرماتا ہے کہ اے لوگو تمہارے لئے رسول اکرم بہترین نمونہ ہیں۔ اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے چار باتیں بیان فرمائی ہیں (۱) یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ (۲) یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وقدرت کا ایمان (۳) یہ کہ آخرت ہونیوالی ہے۔ چوتھی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا اس میں پہلی بات کو پرزور الفاظ اور تاکید کے حروف کیساتھ بیان فرمایا۔